16861   171

5/2

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے والد صاحب (گل شیر خان)
کا انتقال 1995 میں ہوا۔ انہوں نے اپنے ترکہ میں مکان چھوڑا تھا۔

(۱) والد صاحب کے ورثاء میں بیوہ رمضانہ بیگم، چار بیٹے (یاسین، یامین، عبدالرؤف، محمد رضوان) اور چھ بیٹیاں (شمیم، نسیم، ریحانہ، فرزانہ، ربینہ، رخسانہ) چھوڑی ہیں۔
دادا دادی اور نانا نانی کا انتقال والد صاحب کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا۔

(۲) اس کے بعد ۱۹۹۹ میں ہماری بہن شمیم کا انتقال ہوا، ان کے ورثاء میں والدہ رمضانہ بیگم، شوہر قمر الدین، دو بیٹے (فہیم الدین، وسیم الدین) اور دو بیٹیاں (سائمہ، سائرہ) ہیں۔

(۳) اس کے بعد ہمارے بھائی محمد یاسین کا 2007 میں انتقال ہوا، ہمارے یہ بھائی غیر شادی شدہ تھے، ان کے ورثاء میں والدہ رمضانہ بیگم، تین بھائی (یامین، عبدالرؤف، محمد رضوان) اور پانچ بہنیں (نسیم، ریحانہ، فرزانہ، ربینہ، رخسانہ) ہیں۔

(۴) اس کے بعد 2018 میں ہماری والدہ رمضانہ بیگم کا انتقال ہوا، انہوں نے اپنے ترکہ میں کچھ ذاتی سامان (سونا) وغیرہ چھوڑا، ان کے ورثاء میں ہم تین بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔
ہمارے نانا نانی کا انتقال والدہ کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا۔

اب میراث کی شرعی تقسیم کس طریقے سے ہوگی؟ ہر وارث کے حصے کی تفصیل بتا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل: عبدالرؤف

فون نمبر: 0332-3426238

پتہ: مکان نمبر L-291 سیکٹر 48-C کورنگی 2½

دار الافتاء
فتوی نمبر ٢٠٢٥/٢٩

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

(الف)۔۔۔ مرحوم گل شیر خان نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں ایک مکان سمیت جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال و جائیداد مثلاً پلاٹ، نقد رقم، سونا چاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحوم کا وہ قرض جو ان کا کسی پر ہو اور مرحوم نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیا ہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، اس میں سب سے پہلے ان کے کفن و دفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، تاہم اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کر دیئے ہوں، تو ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ البتہ اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا کوئی واجب الاداء قرض ہو تو اسکے ترکہ سے وہ ادا کیا جائے گا، نیز اگر مرحوم نے اپنی بیوی کا مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کے ترکہ سے بیوہ کا مہر بھی ادا کیا جائے گا، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو اس پر بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک عمل کریں، اس کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے کل سولہ (16) برابر حصے کر کے بیوہ اور ہر بیٹے کو دو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک ایک حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ: 8/16 مرحوم گل شیر دل مضروب: 14/2

بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
رمضانہ بیگم	یاسین	یامین	عبدالرؤف	رضوان	شمیم	نسیم	ریحانہ	فرزانہ	رینہ	رخسانہ
1					7/1					
2					14					
2	2	2	2	2	1	1	1	1	1	1
12.5٪	12.5٪	12.5٪	12.5٪	12.5٪	6.25٪	6.25٪	6.25٪	6.25٪	6.25٪	6.25٪

(ب)۔۔۔ مرحومہ شمیم کو اپنے والد مرحوم کے ترکہ سے ملنے والا ایک (1) حصہ اور اس کے علاوہ مرحومہ نے بوقتِ انتقال جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال و جائیداد چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، اور جس میں سے حقوق واجبہ (یعنی قرضہ، وصیت وغیرہ) جواب (الف) میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق ادا کیے جائیں، اور یہ بات واضح رہے کہ مرحومہ کے تجہیز و تکفین کے اخراجات شوہر کے ذمہ ہیں، اس کے

(جاری ہے۔۔۔)

بعد جو کچھ باقی بچے اسکے کل بہتر(72)حصے کر کے والدہ کو بارہ(12)حصے، شوہر کو اٹھارہ(18)حصے، ہر بیٹے کو چودہ(14)حصے، اور ہر بیٹی کو سات(7)حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ:72/12　　　　مرحومہ شمیم　　　　مضروب:6

والدہ	شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
رمضانہ بیگم	قمرالدین	فہیم الدین	وسیم الدین	سائمہ	سائرہ
2	3	7			
12	18	42			
12	18	14	14	7	7
16.667٪	25٪	19.444٪	19.444٪	9.722٪	9.722٪

(ج)۔۔۔ مرحوم یاسین کو والد مرحوم کے ترکہ سے ملنے والے دو(2)حصے سمیت مرحوم نے بوقتِ انتقال جو کچھ منقولہ و غیر منقولہ مال و جائیداد چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، جس میں سے ذکر بالا تفصیل کے مطابق حقوق واجبہ (یعنی تجہیز و تکفین، قرضہ، وصیت وغیرہ) ادا کیے جائیں، اس کے بعد جو باقی بچے اس کے کل چھیاسٹھ(66)حصے کر کے والدہ کو گیارہ(11)حصے، ہر بھائی کو دس دس(10)حصے، اور ہر بہن کو پانچ پانچ(5)حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ:66/6　　　　مرحوم یاسین　　　　مضروب:11

والدہ	بھائی	بھائی	بھائی	بہن	بہن	بہن	بہن	بہن
رمضانہ بیگم	یامین	عبدالرؤف	رضوان	نسیم	ریحانہ	فرزانہ	رینہ	رخسانہ
1	5							
11	55							
11	10	10	10	5	5	5	5	5
16.667٪	15.151٪	15.151٪	15.151٪	7.575٪	7.575٪	7.575٪	7.575٪	7.575٪

(د)۔۔۔ آپ کی والدہ رمضانہ بیگم کو اپنے شوہر گل شیر خان کے ترکہ سے ملنے والے دو(2) حصے، اپنی بیٹی شمیم کے ترکہ سے ملنے والے بارہ(12)حصے، اپنے بیٹے یاسین کے ترکہ سے ملنے والے گیارہ(11)حصے سمیت مرحومہ نے بوقتِ انتقال جو کچھ منقولہ و غیر منقولہ مال چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، جس میں سے ذکر بالا تفصیل کے مطابق حقوق واجبہ (یعنی تجہیز و تکفین، قرضہ، وصیت وغیرہ

(جاری ہے۔۔۔)

)ادا کیے جائیں گے، اس کے بعد جو بچے اس کے کل گیارہ (11) حصے کر کے ہر بیٹے کو دو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک ایک حصہ دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ: 11 مرحومہ رمضانہ بیگم

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
یامین	عبدالرؤف	رضوان	نسیم	ریحانہ	فرزانہ	رینہ	رخسانہ
2	2	2	1	1	1	1	1
18.181٪	18.181٪	18.181٪	9.090٪	9.090٪	9.090٪	9.090٪	9.090٪

القرآن الکریم [النساء : ۱۱،۱۲]

{ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا .... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ
18/نومبر/2018ش

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ
18/نومبر/2018ش

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی اللہ
۹/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۹/۳/۱۴۴۰ھ